اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵) — مطبوعہ ۴- فروری ۱۸۹۸ء بروز جمعہ — جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہمکو یہہ دیکھکر سخت حیرت پیدا ہوتی ہے کہ سر سید احمد- اپنی ایک کتاب میں جو چند سال گذرے تصنیف کی تھی اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں کہ عبرانیوں کا ماہ ابیب موجودہ حساب میں ماہ جون شمار ہوسکتا ہے- آنجناب کی اس سر دردی کا مدعا فقط یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بات ثابت کی جائے کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی مصلوبیت کے وقت جو تاریکی روئے زمین پر طاری ہوئی تھی— فوق القدرت نہ تھی بلکہ بوجہہ اندھی وگردباد کے حایل ہوگئی تھی- جو خوش صریحًا غیر ممکن ہے- ملک کنعان میں فصل ماہ مئی میں درو کی جاتی ہے- اور چونکہ ہفتوں کی عید یا پینتیکوست کی عید- ۱۴- جون کے بعد کسی صورت میں مانی نہیں جاسکتی- پس اگر یہہ سات ہفتے- اس میں سے منہا کر دئے جائیں- خواہنخواہ ماہ اپریل ماننا پڑتا ہے- کیونکہ مذکورہ بالا عید- عید فسح سے ۵۰ دن بعد ہوا کرتی تھی +

اہل اسلام کے باہمی نفاق و اختلافات مسیحیوں کے لئے خالی از مذاق نہیں ہیں اگرچہ ایک جانب خوش ہے کہ مذہب اسلام کی جڑ ہلتی نظر آتی ہے مگر دوسری سمت یہہ سوچ کر سخت افسوس ہوتا ہے کہ کب تک بنی نوع انسان محض شکوک میں سرگردان- لاحاصل بحث و تدلیل حجت کے جویاں رہینگے- جبکہ صداقت کا آفتاب عالم تاب ان کے گرد وپیش نور افشاں ہے +

چند روز گذرے کہ ایک محمدی صاحب کی زبانی جن سے خداوند مسیح کی الوہیت کا ذکر ہو رہا تھا یہہ سُن کر ہم کو خیال گذرا کہ قرآن میں جو جھوٹے افسانے خداوند یسوع مسیح کے بچپن کے بارے میں انجیل تھوما اور انجیل طفلی عیسیٰ سے نقل کئے گئے ہیں- اُن سے اُن کو خداوند مسیح کی الوہیت اور انسانیت کا سمجھنا مشکل ہوگیا ہے- ان لوگوں کو اس بات کا تو اعتقاد ہے کہ مسیح خداوند جنی میں بولے تھے- اور آغاز عمر میں مٹی کی چڑیاں بناکر اُڑایا کرتے تھے اور اس سبب سے وہ حقیقی انجیل کو سمجھنے کا مادہ نہیں رکھتے جو بتاتی ہے کہ عیسیٰ ناصری کامل خدا اور کامل انسان ہے +

پچھلے مہینے گلاسگو شہر کے باشندوں نے سبت کے ماننے میں بڑا کام کیا ہے- قصبے کی کونسل کی طرف سے یہہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ سبت کے دن پیلس اور عجائب خانہ جو کہ گلاسگو گرین میں تعمیر کئے گئے ہیں کھلے رہا کریں- اُن لوگوں نے جو خداوند کے دن کو مانتے تھے قصبے کی کونسل کے پاس بڑے بڑے ۲۵ سوداگروں اور پادریوں کا ایک ڈیپوٹیشن بھیجا- لارڈ الورکلائڈ نے عرضی پیش کی جو کہ مسیحیوں کے ایک عام جلسے میں طیار کی گئی تھی- ڈاکٹر مارشل اور ڈاکٹر سٹار صاحبان نے سبت کے ماننے کے بارے میں زوردار تقریریں کیں- اس ڈیپوٹیشن کے بعد مخالفوں کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن آیا- اس کے بعد کونسل نے کثرت رائے سے یہہ فیصلہ کیا کہ خداوند کے دن عجائب گھر نہ کھولا جاوے +

نور افشاں

پادری-اے-ایچ-یونگ صاحب-ایم-اے ایڈیٹر

پادری-ایچ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب - پادری-طالب الدین صاحب بی-اے + پادری پی-سی اوپل صاحب } اسیسٹینٹ ایڈیٹرز

جنگِ حسنہ

بائبل کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک صادق مسیحی ایک اچھا سپاہی دلاور سپاہی ہے-کل کلیسیا ایک شریف فوج دلیر اور بہادر سپاہیوں کی جماعت ہے جو جنگ میں مصروف اور دنیاوی آرام کو حرام جانتی ہے-

"مخالف بے شمار- تجھے ستاتے ہیں
اے میرے دل ہو خبردار- وے تجھ پر آتے ہیں
"تو جاگ اور مانگ دعا- دلبر ہو اور نڈر
تو ہاتھ کو جنگ سے مت اُٹھا- برچھی سے لڑا کر
"مت ڈھونڈھ تو اب آرام- کہ یہہ ہے جنگ کی جا
جو جنگی ہوگا فتحیاب- تاج اُس کو ملے گا
"تب تک اے میرے دل- آرام کو جان حرام
سردار جب حکم دیگا- تب ہو ویگا آرام"

خداوند یسوع اس فوج شریف-اس بزرگ جماعت کا سردار-سپہ سالار اور کپتان ہے-اس کپتان کی نظر رحم اور پوری پوری ہمدردی اِس جیتے اور برجستہ اور اعظم فوج کے ہمیشہ شامل حال رہتی ہے-وہ دیکھتا رہتا ہے کہ اُس کی فوج کس طرح اور کس شجاعت اور جان فشانی کے ساتھ جنگ میں مصروف ہے-اُس کا دل رحم اور ترس سے معمور ہے اور جب کلیسیا لڑائی کی تیزی اور سختی اور سرگرمی میں مبتلا ہوکر دشمنوں سے زخم کھاتی تو اُس کو اُسپر بہت ترس تو آتا ہے مگر جنگ سے بچاؤ اور پس پا ہونے کا کوئی راہ نہیں دیکھتا کیونکہ وہ بخوبی جانتا ہے کہ جلال میں داخل ہونے کے واسطے اور کوئی راستہ نہیں ہے-جب کوئی سپاہی جنگ میں پژمردہ خاطر ہوکر پس پا ہوتا ہے تو کپتان کا دل رنجیدہ ہوتا مگر چارہ نہیں دیکھتا-جب کوئی سپاہی صبر اور استقلال کے ساتھ دشمنوں سے لڑتا اور ہمیشہ سپہ سالار کی طرف نظر رکھکر زخم دیتا اور زخم کھاتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتا اور سپاہی کی ہمدردی کرتا اور اُس کو طاقت بخشتا اور دلیری کی آواز سے کہتا رہتا ہے کہ

"آگے آگے بڑھو اے عیسائیو
دیکھ مسیح کا جھنڈا اُس کے پیرو ہو
دیکھ خدا کا بادل راہ دکھاتا ہے-
آگے کیوں نہ بڑھیں عیسیٰ رہبر ہے-
آگے آگے بڑھو راہ تو ہے ویران
پر ہمارے سامنے چمکتا آسمان"

ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کہ جلال میں داخل ہونے کے واسطے جنگ میں مصروف رہنا ضروری ہے بلکہ مسیحی زندگی کے شروع سے اِس کے تمام ہونے تک جنگ ہی جنگ ہے-جب ہم کہتے ہیں "اس کے تمام ہونے تک" تو ہماری مراد یہہ ہے کہ جب تک مسیحی اِس دنیا میں رکھا جاتا ہے کہ جنگ کرے-جب تک کہ سردار کا حکم جاری نہیں ہوتا کہ "پورا ہوا" شاباش اے اچھے اور دیانت دار سپاہی اب تو اپنے خداوند کے آرام میں داخل ہو-حق تو یہہ ہے کہ مسیحی کی زندگی کا خاتمہ ہرگز ہرگز نہ ہوگا کیونکہ یہہ زندگی خدا باپ میں مسیح کے ساتھ پنہاں اور پوشیدہ ہے-اگر خدا باپ کی زندگی جو عیسائی کی زندگی کا سرچشمہ ہے معدوم ہو جاوے (ہم تعظیم سے بولتے ہیں) تو اس زندگی کا خاتمہ امکان رکھتا ہے ورنہ ہرگز ہرگز امکان نہیں کہ مسیحی کی زندگی ختم ہو- واضح ہو کہ خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہمیشہ کی زندگی ہے اور یہہ زندگی ہر ایک مسیحی کا حق بلکہ حق ولادت ہے کیونکہ وہ خدا سے پیدا ہوا ہے وہ تو موت سے گذرکر زندگی میں داخل ہوگیا ہے +

جنگ اس زندگی کا آغاز اور دیباچہ اور درو دروازہ ہے-اِس دیباچہ سے گذرکر ہمیشہ کی زندگی اجرا پاتی اور کامل آرام-کامل پاکیزگی بلکہ سب کچھ کامل ہوتا ہے اس زندگی کا آغاز تو ہے مگر خاتمہ ہرگز ہرگز نہ ہوگا-

مخفی نرہے کہ ہمارے کپتان کی زندگی بھی اِس ہی سرچشمہ خدا باپ میں پنہاں ہے اور وہ خدا باپ سے زندہ ہے-مثال اِس کی چشمہ اور نالا ہے-خدا باپ سرچشمہ زندگی اور ہمارا سپہ سالار نالا زندگی-چونکہ ہمارا کپتان جیتا ہے ہر یک مسیحی اپنے کپتان کے ساتھ پیوستہ ہوکر اور پیوند لگایا جاکر زندہ رہتا ہے-یہہ پیوستگی اور یہہ پیوند ایمان ہے-جب کوئی شخص اس سپہ سالار پر ایمان لاتا تو اُس کو زندگی انعام کے طور پر ملتی ہے اور وہ زندگی جنگ میں مصروف ہو جاتی ہے-

معلوم ہو کہ یہہ الٰہی اور آسمانی قاعدہ ہے کہ پہلے جنگ بعدہٗ فتح اور آرام-پہلے پستی بعدہٗ سرفرازی-پہلے موت بعدہٗ زندگی-بائبل تمام اس قاعدہ کو قایم و برقرار رکھتی ہے مستثنا اس قاعدہ کا کوئی نہیں-ہابیل ابن آدم سے لیکر آخری ایماندار تک اس ہی قاعدہ پر عمل کرکے کامل ہوئے- دیکھو مکاشفات میں ہمارا سپہ سالار سات دفعہ جو عدد کمال پر دال ہے یوں فرماتا ہے "جو غالب ہوتا ہے!" "جو غالب ہوتا ہے" جس سے صاف مفہوم اور آشکارا ہوتا کہ جنگ ضروری امر ہے ورنہ غلبہ یعنے فتح کس پر اور کس میں؟

ہم کہتے ہیں کہ اِس قاعدہ کا کوئی مستثنا نہیں ہے یعنے کوئی انسان اِس سے علیحدہ اور الگ اور آزاد نہیں رہا حتی کہ ہمارے سپہ سالار کو لازمی ہوا کہ جنگ کرکے اور غالب اور فاتح ہوکر جلال اور آرام میں داخل ہو-مندرجہ ذیل الہامی

مقامات پر غور طلب کیا جاتا ہے" تب اُس نے اُن سے کہا کہ اے نادانو اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں سست مزاجو کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح یہہ دُکھ اُٹھاوے اور اپنے جلال میں داخل ہو" لوقا ۲۴ باب ۲۵-۲۶ آیت "یسوع نے اُنہیں یہہ جواب دیا اور کہا وقت آیا کہ ابن آدم جلال پاوے" یوحنا ۱۲ باب ۲۳ آیت

مگر جلال پانے سے پیشتر ضروری امر یہہ ہے۔ "میں تم سے آمین آمین کہتا ہوں کہ گیہوں کا دانہ اگر زمین میں گر کے مر نہ جاوے تو اکیلا رہتا ہے پر اگر وہ مرے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے اُسے کھوئیگا اور وہ جو اِس جہان میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے محفوظ رکھیگا۔ اگر کوئی میری خدمت کرے تو چاہیے کہ وہ میری پیروی کرے اور جس جگہہ میں ہوں میرا خادم بھی وہیں ہوگا" یوحنا ۱۲ باب ۲۴-۲۶ آیت۔

"مگر اُسے دیکھتے ہیں جس کا درجہ فرشتوں سے کچھ کم تھا یعنے یسوع کو کہ اُس نے موت کی اذیت کے سبب جلال و عزت کا تاج پایا تاکہ وہ خدا کے فضل سے سب آدمیوں کیلئے موت کا مزہ چکھے۔ کیونکہ اُسکو جس کے لئے سب چیزیں ہیں اور جس کے وسیلے ساری چیزیں ہیں یہہ مناسب تھا کہ جب بہت سے فرزندوں کو جلال میں لاوے اُن کی نجات کے پیشوا کو اذیتوں سے کامل کرے" عبرانیوں ۲ باب ۹ و ۱۰ آیات۔

راقم خط بنام عبرانیاں ایک طول فہرست اُن ناموں کی پیش کرتا ہے جو جنگ میں بہادر نکلے اور دشمنوں پر غالب ہوئے اور خدا کے جلال اور آرام میں داخل ہو گئے اور بعد اِس کے یوں فرماتا ہے "پس جب کہ گواہوں کے اِتنے بڑے ابر نے ہمیں آگھیرا ہے تو ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُلجھانے والے گناہ کو اُتار کے برداشت کے ساتھ اُس دوڑ میں جو ہمارے سامنے آپڑی ہے دوڑیں" عبرانیوں کو ۱۲ باب ۱ آیت۔

یہاں دوڑ کا ذکر ہے۔ دوڑ میں بھی بڑی تکلیف ہے اور آرام کو حرام جاننا پڑتا ہے۔ پھر مرقوم ہے "اور یسوع کو جو ایمان کا شروع اور کامل کرنے والا ہے تکتے رہیں جس نے اُس خوشی کے لئے جو اُس کے سامنے تھی شرمندگی کو ناچیز جانکے صلیب کو سہا اور خدا کے تخت کے دہنے جا بیٹھا۔ اِس لئے تم اُسپر غور کرو جس نے گنہگاروں کی طرف سے اِتنی بڑی مخالفت کی برداشت کی تا نہ ہو کہ تم پریشان خاطر ہو کے سست ہو جاؤ۔ تم نے گناہ کے مقابلے میں کوشش کر کے ہنوز خون تک سامنا نہیں کیا" عبرانیوں ۱۲ باب ۲-۵ آیات

یہہ بات سچ ہے کہ اگر ہم اُسکے ساتھ موئے ہوں تو ہم اُسکے ساتھ جئینگے بھی۔ اگر ہم اُسکے ساتھ دُکھ اُٹھاویں تو اُسکے ساتھ بادشاہی بھی کرینگے اگر ہم اُس کا انکار کریں تو وہ بھی ہمارا انکار کریگا" ۲ تمطاؤس ۲ باب ۱۱-۱۲ آیات۔ "کیونکہ اب میرا لہو ڈھالا جاتا ہے اور میرے کوچ کا وقت آپہنچا ہے۔ میں اچھی لڑائی لڑ چکا میں نے دوڑ کو تمام کیا۔ میں نے ایمان کو بچا رکھا۔ باقی راستبازی کا تاج میرے لئے دھرا ہے جسے خداوند جو کہ راست حاکم ہے اُس دن مجھے دیگا اور فقط مجھے نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اُس کے ظاہر ہونے کو چاہتے ہیں" ۲ تمطاؤس ۴ باب ۶-۸ آیات +

مذکورہ بالا اقتباسات سے صاف اور واضح طور سے ثابت ہو گیا کہ ہمارا سپہ سالار خداوند یسوع مسیح سخت جنگ کر کے زخم دیکر اور زخم کھا کر۔ صبر اور برداشت سے اچھی لڑائی لڑ کر اور دشمنوں پر فتح اور غلبہ حاصل کر کے جلال اور آرام میں داخل ہو گیا۔ اُس کے حق میں مرقوم ہے کہ "پس تمہارا مزاج وہی ہووے جو مسیح یسوع کا بھی تھا کہ اُس نے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا لیکن اُس نے آپ کو ہیچ کیا کہ خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو کے آپ کو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا" فلپیوں کو ۲ باب ۵-۸ آیات

اور نتیجہ اور ثمرہ اس جنگ اور اس فرمانبرداری کا نہایت عمیق غور طلب ہے جیسا مرقوم ہے۔ "اس واسطے خدا ہی نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اُس کو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہے بخشا تاکہ یسوع کا نام لیکے ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وے جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکے اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے" فلپیوں کو ۲ باب ۹-۱۱ آیات +

ہمارا کپتان خود فرماتا ہے "اور یسوع نے پاس آکر اُن سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا" متی ۲۸ باب ۱۸ آیت

"جو غالب ہوتا ہے میں اُسے اپنے تخت پر اپنے ساتھ بیٹھنے دونگا چنانچہ میں بھی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھا ہوں" مکاشفات ۳ باب ۲۱ آیت +

ہم نہایت ادب اور تعظیم سے عرض کرتے ہیں کہ جتنے مقامات کلام الٰہی سے پیش کئے گئے ہیں سب کے سب یسوع ناصری سے تعلق و نسبت رکھتے ہیں اور کلمہ خدا ابن اللہ سے جو پیشتر مجسم ہونے کے باپ کی گود میں تھا اِن کا کچھ واسطہ نہیں۔ غرض ہماری یہہ ہے کہ ابن اللہ اور کلام جو ازل سے باپ کے ساتھ تھا اور خود خدا تھا جس سے سب چیزیں موجود ہوئیں اور کوئی چیز بغیر اُس کے موجود نہیں ہوئی۔ جس میں زندگی تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی یہہ اقتباسات اُس سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ مگر یسوع ابن مریم سے۔ کلمہ مجسم سے۔ عمانوایل سے اُن کا پورا پورا واسطہ اور رشتہ ہے۔ اُنکا تعلق اُس شخص سے ہے جو مرد غمناک اور آشنائے رنج تھا جو مارا کوٹا اور کوفتہ کیا گیا تھا جس پر ہمارے گناہ لادے گئے تھے۔

ہم اپنے مطلب کو زیادہ روشن اور واضح کرنے چاہتے ہیں کہ ابن اللہ۔ کلمۃ اللہ تو ازل سے مبارک خدا سب کا

مالک سب کا خالق سب کا مختار تھا - مگر اُن مقامات میں اُس کی انسانیت کو شرف دیا جاتا ہے - اُس بندہ کو جس نے فرمانبرداری کی تعلیم کمال درجہ تک حاصل کی - اُس انسان کو جو جنگ میں بہادر نکلا اور غالب اور فاتح ثابت ہوا -

آسمان و زمین کا سارا اختیار کس کو دیا گیا ؟ کون باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھا ؟ کس کو سب سے بزرگترین نام بخشا گیا کہ اُس کا نام لیکے سب آسمانی اور سب زمینی اور سب زمین کے نیچے کے رہنے والے گھٹنا ٹیکیں ؟ جواب ہے یسوع ناصری کو - یسوع ناصری - یسوع ناصری کو +

اگر یسوع ناصری جنگ سے گریز کرتا یا جنگ میں داخل ہو کے مغلوب ہو جاتا تو یہہ سارا اختیار - یہہ سرفرازی - یہہ بزرگترین اسم اعظم اُس کو ہرگز حاصل نہوتا - یہہ بخشش - یہہ انعام خدا باپ کی طرف سے یسوع ناصری کو کمائی کا پھل - اُس کی کمائی کا پھل ملا ہے خوشنودی کا اظہار ہوا ہے خدا باپ نے خوش ہو کر چاہا کہ یسوع ناصری میں سارا کمال سکونت کرے اور پھر جب وہ جنگ میں غالب اور فاتح ثابت ہوا تب تو باپ نے یسوع کو سارا اختیار بخش دیا - اب تو اُس کی اِنسانیت اُلوہیت میں شامل ہے اور تمام عزت اور قدرت اور حشمت اور بزرگی اور جلال اور بادشاہت اور سجدہ خدا کو اور برّے کو لازمی ٹھہرتا ہے +

کیا یہہ عمیق ترین بھید نہیں ہے کہ ہر ایک مسیحی سپاہی بھی اپنے سردار اور سپہ سالار کے ساتھ پیوستہ اور پیوند ہو کر آسمانی مکانوں پر ہر طرح کی روحانی برکت میں شریک ہوتا ہے ؟ کون اس کا علم حاصل کر سکتا ہے ؟ کون اس کو بیان کر سکتا ہے ؟ کوئی نہیں ایک بھی نہیں - خدا باپ اُس کو کما حقّہٗ جانتا ہے - یسوع ناصری جو آپ سلاطین کا سلطان اور خداوندوں کا خداوند ہے اُس کو بخوبی پہچانتا اور روح القدس اس کو کامل طور سے مفہوم کرتا ہے اور ہر ایک مسیحی سپاہی جو جنگ میں مصروف ہے بذریعہ ایمان اور روح کی ہدایت سے اس بھید کو کسی قدر سمجھتا ہے +

سب سے اعلیٰ انعام جو باپ نے اپنے بیٹے سپہ سالار کو بخشا روح اقدس ہے - جب اِس کپتان یسوع ناصری نے جنگ میں داخل ہو کر غلبہ اور فتح حاصل کی اور موت سے قیامت کے وسیلے ثابت ہو گیا کہ خدا نے اُس کو اپنی روح اقدس کے ذریعے مُردوں میں سے قیام بخشا اور یوں اُس کے کام - جنگ اور فتح پر اپنی رضامندی اور خوشنودی کی مُہر ثبت کر دی تو وہ پاکترین مقدِس میں داخل ہو گیا اور خدا کے دہنے جا کر سرفراز ہو گیا یعنے اپنی قیامتی - نورانی - جلالی - جاویدانی انسانیت کے ساتھ سرفراز ہو گیا یعنے اس اِنسانیت کو اُلوہیت نے آپ میں شامل کر لیا اور یہہ انسانیت ہمیشہ ہمیشہ تا ابد قایم اور برقرار اور واجب الوجود رہیگی تب فوراً خدا اور برّے کے تخت سے زندگی کی نہر جاری ہو گئی - یہہ روح اقدس ہے جو جلالی یسوع کی فتح کا ثمرہ ہے جو تمام مسیحی مقدسوں اور عیسائی سپاہیوں کے دل کے اندر آتی اور اُن کو باپ اور اُس سپہ سالار خدا کے جلالی یسوع کے ساتھ پیوستہ اور پیوند رکھتی بلکہ یوں کہیں تو حق ہے کہ اُن کو باپ اور یسوع جلالی میں زندہ رکھتی ہے پس ممکن نہیں کہ جس مقدس سپاہی کی زندگی اس سپہ سالار کے ساتھ خدا باپ میں پنہاں ہو ہلاک کیا جاوے البتہ جنگ میں مصروف رہنا ضروری امر ہے اور زخم کھانے اور زخم لگانے لازمی مگر چونکہ سپہ سالار غالب اور فاتح ہوا اور جیتا ہے ضرور ہے کہ مسیحی سپاہی بھی غالب اور فاتح ہو اور ہمیشہ ہمیشہ جیتا رہے +

واضح ہو کہ روح القدس کا انعام جلالی یسوع کو عطا ہوا ہے کہ مقدسوں پر نازل کرے - اور یہہ انعام نہایت ضروری اور سب سے بڑھکر ہے - اس کی عدم موجودگی اور غیر حاضری میں سب کچھ نکما اور بے جان ہے - یسوع ناصری کے فتح اور جلال میں داخل ہونے سے پیشتر یہہ برکت گاہے گاہے اور کسی کسی ایماندار کو بخشی گئی تھی مگر اب یہ فتح شریف کا حق بلکہ حق ولادت ہے کیونکہ مسیح سپہ سالار فاتح ہو کر اپنے جلال میں داخل ہو چکا ہے اور خدا اور اُس سپہ سالار کے تخت سے یہہ آب حیات کی ندی اجرا پا چکی ہے -

بات یہہ ہے کہ غیرفانی زندگی کا حصول اور خدا اور یسوع جلالی کے جلال میں دخول اس دُنیا میں سپہ سالار کے جنگ میں مصروف رہنے - اُس کے دُکھوں میں شریک ہونے - اُس کے ساتھ مرنے اور اُس کے ساتھ جی اُٹھنے اور اُس کی روح کی ہدایت کے موافق چلن رکھنے اور آخرکار غالب ہونے پر بہت کچھ موقوف ہے - مسیحی سپاہی ضرور غالب ہوگا اور وہ غلبہ جو وہ حاصل کرتا ہے اُسکا ایمان ہے +

ہمارا سپہ سالار ہمارے لئے ایک نمونہ چھوڑ گیا ہے اور اُس کی مرضی یہہ ہے کہ ہم اُس کے نقش قدم پر چلکر یعنے جنگ کی مصائب کو برداشت کر کے صبر اور استقلال کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں بلکہ جنگ میں آخر تک ایماندار رہیں تب زندگی کا تاج اور کامل جلال اور کامل آرام ہمارا حصّہ ہوگا - پولوس رسول بھی ہمارے لئے ایک عمدہ نمونہ چھوڑ گیا ہے جو مسیحی جنگ میں بہت جانفشانی سے لڑتا تھا بلکہ مسیح کی موت کے نشان اپنے بدن میں لئے پھرتا تھا - اے مسیحی سپاہی تجھ کو جنگ میں مصروف رہنا لازمی ہے - اپنے سپہ سالار سے آنکھ کو مت ہٹا وہ ضرور تیری کمزوری میں تجھ کو زور بخشیگا اور یقیناً فتح تیرا حصّہ ہوگا اور تو اپنے سپہ سالار کے جلال میں داخل ہوگا +

اب ہم طوالت کے خوف سے مضمون کے اوّل حصّہ کو ختم کرتے ہیں اور جنگ کی ماہیت - مخالف فوج - خاص دشمن جنگ میں خاص دوست اور مددگار اور جنگ کے ہتھیار وغیرہ کی نسبت پھر کبھی کچھ عرض کریں گے +

✣ ✣ ✣

مشاہیر

پروفیسر جگدیش چندر بوس

ایم-اے-ڈی-ایس سی

پروفیسر جگدیش چندر بوس جس نے علم طبیعات میں شہرت حاصل کی ہے۔ ہندوستان کے باشندوں میں اول نظیر ہیں۔ ہندوستان کے باشندوں نے جب سے مشرقی تعلیم بہ عہد لارڈ ولیم بنٹنگ ان میں لائی گئی۔ بعض ذہنی محارتوں میں بڑی ترقی کی ہے۔ مگر علوم کو بطور خود تجربہ کرکے اپنی تحقیقات سے انسانی علم کو بڑھانا ایک نئی بات ہے اعلیٰ درجے کے فصیح مثل رام گوپال گھوس اور کیشب چندر آئین ہوئے ہیں اعلیٰ درجہ کے جج مثل دوارکاناتھ متر اور کاشی ناتھ ترمبک تلینگ مشہور ایڈیٹر مثل ہورش چندر مکرجی و کرسٹو داس پال مشہور عالم و تواریخ نویس مثل ڈاکٹر بھنڈرجی و راجہ چندرلال متر اور قانون دان مثل مسٹر منڈلک و مسٹر من موہن گھوس ہیں مگر تعلیم یافتہ ہندوستانیوں میں شاذ نے ہی اپنی توجہ کو انسانی علم کے اس حصے کی طرف جو زمانہ حال کی شائستگی کے کونے کا پتھر ہے اور جو انسانی موجودگی کے ہر ایک آباد گوشے میں تحریک دے رہا ہے۔ لگایا ہے۔ پروفیسر بوس کی تحقیقات دربارہ بجلی کو یونائیٹڈ کنگڈم کے علوم دانوں نے سرگرم تعریف کے ساتھ قبول کیا ہے۔ اور اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانیوں کی ذہانت علوم میں اعلیٰ درجہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور یورپ کے علما کے ساتھ معزز مصاحبت کے قابل ہے۔ پروفیسر [illegible] سالہ عمر کے ہیں جن کی مستعد زندگی کے بہت سے مفید سال در پیش ہیں اور یہہ اُمید کی جاتی ہے کہ اُن کو آیندہ وقت میں نئی فتوحات اور زیادہ شہرت حاصل ہوگی گورنمنٹ بنگال نے اُن کو انگلینڈ سکاٹلینڈ اور یورپ کے علمی کیمیاگری کے کارخانجات میں مطالعہ کرنے کو بدیں خیال کر نیا ترقی شدہ طریق کلکتہ کے پریزیڈنسی کالج میں جاری کیا جاوے بطور سفارت کے بھیجدیا۔ ان سفارت کے ایام میں انکو انگلینڈ کے علما خاطرداری سے پیش آئے اور ان کو رائیل سوسائٹی کے آگے لکچر دینے کا افتخار حاصل ہوا۔ ایسے شخص کے طریق زندگی سے بڑا فائدہ ہوگا۔ اُس نے اپنی ابتدائی تعلیم بہ زیر نگرانی کلکتہ یونیورسٹی کے پائی۔ امتحان انٹرنس پاس کرنے کے بعد وہ سینٹ زیویئر کالج میں داخل ہوئے وہاں مشہور پروفیسر پادری لافنٹ سی آئی ای۔ کے قدموں پر اس نے سائنس میں اول مرتبہ تعلیم پائی۔ پادری لافنٹ نے اس ہندوستانی نوجوان کو اِس صدی کے چہارم حصے میں اپنے وسیع علم نادر لیاقت اور قوی دستگیری سے پیچیدہ اور مشکل تجربوں میں بہت فائدہ پہنچایا اور اُس کو اس مضمون سے ایسا اُنس ہے کہ وہ ایسی کامیابی سے سکھاتے ہیں کہ اپنی سرگرمی کا کچھ حصہ انکو جو جماعت کے کمرے میں یا کیمیاگری کے کارخانے میں حاضر ہوں عطا کرتے ہیں۔ مسٹر بوس اپنے ابتدائی ایام میں مشہور طالب علم نہ تھے اور نہ کوئی اشارہ ایسے آیندہ عروج کے نمایاں تھے۔ اس نے بی۔ اے کا امتحان دوسرے درجے میں پاس کیا اور بعد ازاں انگلستان کو روانہ ہوا اور وہاں کیمبرج کی یونیورسٹی میں داخل ہوا۔ وہاں ایسے اعلیٰ درجے کے پروفیسروں سے جو مانے ہوئے عالم تھے تعلیم پائی۔ لنڈن کی یونیورسٹی کی بی۔ ایس۔ سی ڈگری حاصل کرکے وہ اپنے وطن کو ۱۸۸۴ء میں واپس آیا۔ وہ اعلیٰ درجے کے پروفیسروں کی سندات لیکر آیا ان سفارشوں کی وجہہ سے وہ بنگال کی محکمہ تعلیم کی اعلیٰ امتیاز پر بہ عہدہ جونیر پروفیسر پریزیڈنسی کالج مقرر ہوا۔ وہاں اُسنے اپنی لیاقت کو بہت بڑھایا اور اُس کی لیاقت مشکل تجربات کرنے کی مشق سے زیادہ ہوگئی۔ گورنمنٹ بنگال نے جدید اصول میں پریزیڈنسی کالج میں سائنس کی تعلیم کو بڑھانے کے طریق جاری کرنے کے لئے بڑی کوشش کی ہے۔ اور کالج کے لایق پروفیسروں کی ہدایت اور مدد سے بہت سے روپیہ خرچ کرکے تجربات کے کمرے کو عمدہ بنیاد پر قایم کیا ہے+

پروفیسر بوس کو اِس طرح سے ذریعیات سامان اور موقع اپنے دل پسند مطالع کرنے کا مل گیا۔ اور وہ اکثر سائنس کی کتابیں پڑھنے اور تجربات کرنے میں مشغول دیکھے جاتے لکچر گاہ لکچروں کے بہت دیر بعد بند ہوتا تعطیلات کے ایام میں جب کہ مشکل سے کوئی شخص اس وسیع مکان میں نظر آتا وہ اکثر فایدہ عام کے واسطے لکچر دیتے تھے۔ مگر سامعین وہی طالب علم ہوتے جن کو اس مضمون میں امتحان دینا ہوتا تھا۔ پچھلے سال کے شروع میں اُس نے اپنی تحقیقات بجلی کی کرنٹ کی نسبت شایع کی۔ اس مضمون نے اور کل جو اُس نے ایجاد کی اُس کی شہرت کو اور بھی بڑھا دیا۔ پروفیسر جگدیش چندر بوس ظاہرا برہمو سماج سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اُنھوں نے ایک اور چھوٹی جماعت سدھارن سماج نامے سے جسکا اِس کا بہنوئی انند موہن بوس معزز ممبر ہے تعلق کر لیا ہے۔ سدھارن برہمو سماج بنگال میں مشہور نہیں مگر اس کے مشکل اخلاق اور اعلیٰ مسایل خود انکاری اور خدا کی مرضی پر چھوڑ دینے کی علمی تعلیم غافل لوگوں کے لئے جو اپنی ہوا و ہوس کے مطیع ہوکر چلنا چاہتے ہیں ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس بات کا کوئی انکار نہیں کریگا کہ اگرچہ اس میں بعض باتیں قابل اعتراض ہیں تاہم اس سماج کے اعلیٰ درجے کے ممبر ایسی پاک زندگی بسر کرتے ہیں اعلیٰ اخلاقی مسایل عمل میں لاتے ہیں۔ اپنے دلوں کو اعلیٰ روحانی تاثیر کے لئے کھولتے ہیں جس کے سبب وہ اپنے ملک اور قوم کے لئے فخر کا باعث ہیں۔ پروفیسر

جگدیر چندر بوس ایک پست قد خوبصورت اور رو بعبدار چہرے کے آدمی ہیں اور اُن کی شادی بابو درگا داس پلیڈر ہائی کورٹ کلکتہ کی دوسری لڑکی سے جو عمدہ تعلیم یافتہ ہے ہوئی ہے اور وہ کلکتہ کے انٹلی محلے کے ایک گھر میں جو نہایت تکلف طور سے سجا ہوا ہے رہتے ہیں - وہ ایک حلیم اور اپنی خانگی زندگی میں سلیم طبیعت کا آدمی ہے - اگرچہ وہ بہت برس انگلینڈ میں رہا ہے مگر اُس نے وہاں کا طرز لباس اختیار نہیں کیا - وہ اس بھاری کام میں جس کو سدھارن برہمو سماج کے ممبروں نے جاری کیا ہے بڑی جانفشانی کرتے ہیں - شہر کا کالج اور برنچ اسکول اسکا انکشاف ہیں - اور وہ اِس کالج کے اعلیٰ درجے کے ممبر ہیں - وہ اپنے بعض ہموطنوں انگلستان سے واپس شدہ کی مانند اپنی مادری زبان کو بھول جانے کی ظاہرداری نہیں دکھاتے بلکہ ہمیشہ بنگالی زبان بولتے ہیں سوائے اُس وقت کے جب کے وہ سرکاری کام پر ہوتے ہیں - ان کو ایم - اے کی ڈگری کیمبرج کی یونیورسٹی سے اور ڈی - ایس - سی - لنڈن کی یونیورسٹی سے ملی ہے - وہ اپنے طالب علموں کو عزیز ہے اور ان میں اس مضمون کا شوق قایم کرنے کی جس میں اپنی زندگی کو صرف کیا ہے کوشش کرتا ہے - ہم اسبات کی اُمید کرتے ہیں کہ جو طلبا ایسے اُستاد کے زیر تعلیم ہیں اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر اپنے خیالات کو جولان کر کے اس علم میں مدد پہنچائینگے + از پاینیر

مترجم

خاکسار مسیح الدولہ ٹیچر مشن اسکول لودیانہ

تین تفسیروں کی بابت خوشخبری

(۱) ایک برس سے زیادہ عرصہ گذرا کہ میں نے ہر روز ایک معین وقت پر بطور ورد کے روحانی فائدہ پانے کی نیت سے انجیل شریف متی پھر کتاب اعمال الرسل پھر انجیل یوحنا غور و فکر اور اکثر دعا کے ساتھ اکثر بلا ناغہ پڑھا معہ اُن کی تینوں تفسیروں کے جو اُردو زبان اور فارسی حروف میں جناب پادری رابرٹ کلارک صاحب و ڈاکٹر عماد الدین لاہز صاحب کے ہاتھوں لکھی گئیں ہیں اور پر کار سفید شفاف کاغذ پر خوشخط جلی قلم سے پتھر کے چھاپہ کے وسیلہ چھاپی اور خوبصورت جلد سے مجلد ہوئی ہیں خصوصاً تفسیر انجیل یوحنا کی جلد اچھی مزین ہے اور سنہری حروف سے مطلا منقوش ہے مجھے اِن تینوں تفسیروں کی تلاوت سے بہت سے اور عمدہ فائدے روحانی حاصل ہوئے ہیں اور دینی معلومات علمی اور عملی بھی مجھے حاصل ہوئی ہیں اِس لئے شکر گذاری کے طور پر لکھتا ہوں جو لکھتا ہوں +

(۲) یہہ بات سچ ہے کہ میری اور ڈاکٹر مولوی عماد الدین صاحب کی دینی دوستی ایام طالب علمی آگرہ سے ہے جس کو ۵۴ ایک برس کی مدت ہوئی - پر جب تک اسلام کی حالت میں تھے کبھی دین کی باتوں میں متفق الرائے نہ تھے - وہ پکے بلکہ غالی سنی تھے اور میں دل میں تفضیلیا تھا - وہ مدتوں غیر مقلد تھے اور میں مقلد حنفی تھا - وہ سخت وہابی تھے اور میں وہابی اور بدعتی دونوں فرقوں سے جُدا سیدہا سادہ درمیانی راستہ پکڑے ہوئے تھا - وہ آخر کو صوفی مشرب ہوئے اور مرید ہوئے مجھے مدتوں اُن لوگوں کی طرف رجوع سے انکار رہا اور آخر کو اُن کا معتقد بھی ہوا - تو بھی وہ سُکر کی حالت میں اور بے شرع سے مجھے نظر آئے پر میں بحالت صحو اور پابند شرع رکھتا - پھر جب مذہب کی تحقیقات کرتے تھے جس کو عرصہ ۳۰ یا ۳۵ ایک برس کا گذرا ہے اُس وقت بندہ ممالک متوسط کے جبلپور میں تھا اور وہ پنجاب کے لاہور میں - اور اُس وقت سے ابتک صرف تین چار مرتبہ ملاقات کی نوبت آئی اور ہر بار جب دو دو چار چار گھنٹہ ملاقات ہوئی تو ایک بار بھی اِن تفسیروں کا کچھ ذکر و فکر نہیں ہوا - بلکہ مقدس بائبل کی کسی تفسیر کا ذکر ہونا بھی مجھے یاد نہیں آتا - پھر مولوی صاحب نے دینی تعلیم اور تربیت اور فیض صحبت جناب پادری رابرٹ کلارک صاحب سے پایا جنہیں وہ اپنا روحانی باپ کہتے ہیں اور کلارک صاحب نے نہ معلوم کہاں اور کن سے تعلیم اور تربیت پائی ہے - اور جناب پادری صاحب ممدوح سے اور مجھ سے صرف تین بار سرسری ملاقات ہوئی ہے - پھر میں نے ابتدا میں جناب پادری چیپلین صاحب سے اور انتہا میں جناب فادر گورے صاحب مغفور سے تعلیم اور تربیت اور فیض صحبت پایا - اور اُنہوں نے بہت سے ذی علم دینداروں سے جن کی تعداد اگر ایک سو سے بھی زیادہ ہو تو عجب نہیں - غرض یہہ ہے کہ باوجود وجوہ اختلافات مذکورہ بالا کے یہہ بات کیسی اور کتنے تعجب کی اور بیحد خوشی اور اطمینان کی ہے کہ دو چار نہایت خفیف باتوں کے سوا جو بھی اس وقت میرے خیال میں نہیں ہیں باقی سب باتوں میں اِن تینوں تفسیروں کے ساتھ مجھے ہمہ جہت اتفاق رائے ہے یہاں تک کہ اگر میں آپ اپنی معلومات کو اِن دونوں بزرگوں کی مزید معلومات کے ساتھ ملا کر احتیاط کے ساتھ قلمبند کرتا تو بھی اِس سے جدا کچھ نہ لکھتا جو اِن تفسیروں میں لکھا گیا ہے - اور اس لیئے بڑی خوشحالی اور آخداوند کی بے نہایت شکر گذاری کے ساتھ عرض کرنا ضرور ہے کہ یہہ خدا تعالےٰ کی پاک روح اور میل اور موافقت کی روح کا کام ہے کہ ہم کو جو جُدا جُدا رائے اور خیال کے لوگ تھے ہم دل اور ہم عقیدہ اور ہمدم اور ہمقدم بنا دیا کہ اب تو ہم ایک ہی چشمہ سے پانی پیتے ہیں اور ایک ہی روٹی سے کھاتے ہیں - اُس کا شکر ابدالآباد ہووے - آمین +

اے خداوند یہہ بخش کہ جو جو تیرے پاک نام کا اقرار کرتے ہیں تیرے پاک کلام کی سچائی کی بابت ایک سی سمجھ رکھیں اور انکساری اور دینی محبت کے ساتھ اپنی اوقات بسری کریں آمین +

(۳) درحقیقت ایسی تفسیروں کی ہر ایک کتاب مقدس

کے لئے ضرورت تھی اور باقی سب کتابوں کے لئے ضرورت باقی ہے۔ کہ مدت سے ہر طرف اور ہر کہیں سے یہی پکار ہے کہ کلیسیا کو روحانی ترقی کی بڑی حاجت ہے۔ پس جو لوگ زبان انگریزی نہیں جانتے اُنہوں کے لئے ایک بڑا ذریعہ کتب مقدسہ کی تفسیریں ہیں۔ بلکہ جو لوگ میری مانند ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں اُن کی زبانوں میں نہ وعظ ہوتے ہیں نہ نصیحت نہ دینداروں کی صحبت۔ ایسے لوگوں کے لئے تو خدا تعالیٰ کی بڑی نعمت اور رحمت اور برکت ہے۔ جس کی شکر گذاری واجب ہے +

(۴) میں نے اِن تینوں تفسیروں کو اول سے آخر تک دیکھا کہ خوب مضبوط اور محکم بنیاد پر رکھی گئیں ہیں۔ اوّل خود کُتب مقدسہ کی آیات بینات پر کہ اُن کے حوالے دیکر جہاں ضرورت تھی خود آیات نقل کردی ہیں ورنہ اُن کے خلاصے لکھدیئے ہیں بطور تفسیر کے۔ اور ظاہر ہے کہ کلام اللہ کے برابر دوسری کوئی تفسیر اور تاویل نہیں ہو سکتی۔ میں نے ہر کہیں غور سے دیکھا نہ کہیں فضول حوالے یا نقل یا خلاصے لکھ کر تفسیروں کو ضخیم کر دیا نہ ضرورت کی جگہہ حوالوں کے دینے یا نقل یا خلاصوں کے لکھنے میں کسر کی ہے۔ البتہ کہیں کہیں بلکہ بہت کم ایسا تو میں نے دیکھا کہ نقل آیات کی ضرورت تھی مگر خلاصہ پر اکتفا کیا ہے وہ آیندہ ایڈیشن کے وقت درستی کے لایق جگہہ ہونگی۔ کیونکہ پڑھنے والوں کو کتاب مقدس کھولنا اور وہ آیت جسکا حوالہ دیا گیا ہے نکالکر پڑھنا مشکل ہے ——— دوسری بنیاد اِن تفسیروں کی بڑی کوشش اور محنت کرکے متفق علیہ امور پر رکھی گئی ہے نہ اختلافی مسایل پر۔ اور اس لئے میری سمجھ میں یہہ تفسیریں اگرچہ انگلش چرچ کے بزرگوں کے ہاتھوں سے لکھی گئی ہیں لیکن ساری کلیسیا کے کام کی ہیں اگر کوئی اختلافی مسئلہ پیش آیا ہے تو وہ بھی ظاہر کر دیا ہے لیکن بلا تعصب ہوکر جوں کا توں اور ایسے سادہ سیدھے الفاظ اور عبارت میں کہ منہ دیکھنے والا اپنا منہہ اپنے آئینہ میں اچھی طرح دیکھ لیتا ہے +

(۵) یہہ بات دیکھ کر مجھے کمال خوشی ہوئی کہ اگرچہ دونو مفسر صاحب انگلش چرچ کے برگزیدہ پادری ہیں لیکن حق فرقی باتوں میں تنگ دل اور تنگ خیال نہیں ہیں نہ ہائی ہیں نہ لو بلکہ ایسا کشادہ خیال رکھتے ہیں کہ بادیہ و شایدہ شائستہ اور مختصر الفاظ میں اور عبارت میں حل مطالب کر دیا ہے۔

(۶) ضرور یہہ تفسیریں خصوصاً کلیسیا کی تعلیم اور تربیت کیلئے لکھی گئی ہیں بلکہ ہندوستانی کلیسیا کے واسطے اور اسواسطے اگر اِن تفسیروں کو ہندوستانی تفسیر اسکاٹ کہیں تو بجا ہے لیکن غیر قوموں کے خصوصاً مسلمانوں کی تعلیم اور تربیت اور اُن کے بڑے بڑے اعتراضوں کے مختصر جواب بھی درج ہوتے ہیں جن سے وہ بھی فائدہ پا سکتے ہیں۔ غرضکہ ہماری پاسٹری (امامت) اور مشنری (تبلیغ رسالت یا کار بشارت) دونوں کے کام کی ہیں +

(۷) ہمارے پاسٹروں کے لئے اُن کے وعظوں کے لئے اُن کے ٹیکسٹوں کے لئے بھی ذخیرے ہیں۔ اور ہمارے بشیروں اور مناودں کے واسطے بھی سامان موجود ہیں +

(۸) تنہائی اور خاندانی استعمال میں لانے کے لئے تو بہت مناسب ہیں پر جماعت میں پڑھنے پڑھانے کے قابل بھی ہیں +

(۹) اِن تفسیروں کی عبارت کی طرف بھی میں نے خیال کیا تو نہ کٹ ملاتی روکھی سوکھی عبارت میں لکھی گئی ہیں نہ تکلف اور آزاد کے طور پر بلکہ سیدھے سادے تقشیانہ پسندیدہ الفاظ اور اختصار کی طرز پر +

(۱۰) مقدس یوحنا کی انجیل شریف بالتخصیص نو فرقوں کے خیالات کی تردید میں ہے۔ اس تفسیر نے بھی جابجا انجیل موصوف کی تائید اور تشریح اچھی طرح پر کی ہے مجھے اُمید ہے کہ بندہ کے اُن دونوں عزیزوں کو فائدہ بخشے جو ایک عرصہ سے اُس مذہب میں جاتے ہیں +

(۱۱) میری دانست میں یہہ تینوں تفسیریں ایسے کام کی ہیں جن کا ہر ایک اردو دان خاندان میں رہنا ضروری اور اس لئے ایسے خاندانوں کو اِنکا لینا اور پڑھنا بہت مفید اور ضروری ہے۔ اور اگر کوئی خاندان مقدور خریدنے کا نرکھتا ہو تو دوسرے بھائیوں کو اُن کی مدد کرنا لایق اور مناسب ہے۔ رقیمہ بندہ صفدر علی از بھنڈارہ +

دس نامی

روایت ہے کہ پہلے سنیاس مت بہت دن تک جاری رہا بعد میں کچھ دن تک مدہم اور کمزور ہو گیا تھا لیکن بعد اس کے شنکر اچارج نے پھر اس کو از سر نو کھڑا کیا۔ سو ہنجگہہ پر شنکر اچارج کی سوانح عمری کا دینا غیر واجب نہیں سمجھتے۔ آٹھویں صدی کے آخر یا نویں صدی کے شروع میں شنکر اچارج موجود تھا۔ مالابار ملک میں نموری نام ایک برہمنی خاندان میں اُس نے جنم لیا۔ برہمنوں کی رسم کے موافق آٹھویں برس کی عمر میں اُس کی جنیئو کی رسم پوری ہوئی۔ اور اُس نے وید کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ تھوڑے ہی دن اُس نے اپنی استعداد کو ایسی ترقی دی کہ لوگ اُس کی ترقی کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے۔ بارہویں برس کی عمر میں اُس کے باپ کا انتقال ہو گیا۔ لیکن اس پر بھی اُس نے اپنی پڑھائی کو نہ چھوڑا۔ لیکن روز بروز کوشش کرتا رہا اور تھوڑی ہی دن میں بہت مشہور ہو گیا۔ روایت ہے کہ پہلے مالابار میں چار برن یعنے ذات تھے اُس نے اُن کو منقسم کرکے بہتر فرقوں میں علیحدہ کیا۔ تھوڑی سی عمر میں اُس نے سنیاس مت کا پیرو ہونا چاہا لیکن اُس کی ماں نے اُس کو روکا۔ روایت ہے کہ ایک روز وہ اپنی ماں کے ساتھ کسی اپنے رشتہ دار کے گھر گیا تھا۔ جب وہ لوٹے بھرے تو اُنہوں نے غور کیا۔ کہ وہ

ندی جو کے جاتے وقت سوکھی تھی بسبب بارش کے پر ہو گئی ہی۔ سو انہوں نے پانی میں اپنے کو ڈالا اور تیرنے لگے۔ لیکن جب پانی اُن کے گلے تک بڑھنے لگا۔ تو شنکراچارج نے۔ موقع کو غنیمت جان۔ اپنی مادر مہربان سے کہا۔ کہ اگر تم مجھ کو سنیاسی ہونے سے روکو گی تو دونوں کے دونو پانی میں ڈوب مرینگے۔ لیکن اگر تم اجازت دو گے تو میں دیالو کرپالو ایشور سے التجا کر کے آپکو اور اپنے کو بچا دونگا۔ ماں آخر کار مجبوراً راضی ہو گئی اور شنکراچارج اپنی مادر مہربان کو اپنی پشت پر سوار کر کے صحیح سلامت کنارے پر پہنچ گیا۔ اور اپنی مادر مہربان کا بدستور آداب بجا لا کے روانہ ہوا +

بعد اس کے شنکراچارج ہندوستان کے مختلف ملکوں میں سیتاح رہا۔ اور اَور مذہبوں کو کھنڈن کر کے اپنا مت قایم کرتا رہا۔ بدانت شاستر اور تتو گیان کو پھیلانے کے واسطے چار مٹھ قایم کئے۔ یعنے سدلگری پہاڑ پر۔ سرنگری مٹھ۔ دوارکا میں ساردا مٹھ۔ اور اوڑیسہ میں گوبھردہن مٹھ۔ اور بدری نراین کی طرف جوشی مٹھ۔ اگرچہ نرگن ایشور کی پرستش پھیلانا اِن مٹھوں کا ایک خاص مقصد تھا۔ لیکن ساکار دیوں کی پرستش میں بھی اُس کو کچھ مخالفت نہ تھی۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ مٹھیں مورت پوجنے والے ہندؤں کی تیرتھوں میں قایم کی گئیں۔ اور بعض بعض مٹھ میں ہندؤں کے دیواور دیوتاؤں کی مورت بھی رکھی گئی۔ پس معلوم ہوتا ہی کہ شنکراچارج اگرچہ بدانت مت کے پھیلانے میں بڑا غیرت مند تھا لیکن تو بھی دیکھا جاتا ہی۔ کہ وہ بت پرستی کا مخالف نہ تھا بلکہ لکھا ہی۔ کہ اُسنے اِن لوگوں کے واسطے جو آتما گیان کو نہیں سمجھتے تھے۔ شو وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش کو بھی جائز رکھا۔ رقم ہی کہ شنکراچارج کے چیلوں نے بھی اُس کے حکم کے مطابق ملک بہ ملک جا کر پنڈتوں کے ساتھ مباحثہ کر کے۔ شو وشن وغیرہ ساکار دیوتاؤں کی پرستش جاری کی۔ انندگری کی تصنیف وشنکر وگوی جائے میں اُس کا بیان ہی +

یوں لکھا ہی۔ کہ دیواکر اچارج سورست کا تیرپور کنوار۔ شاکت مت کا اور گیر بحا کا میتا گان بیت مت۔ اور بٹو ناک شو مت کے پھیلانے والے تھے شنکراچارج کانچی۔ کرناٹک۔ بنارس یا کانشی۔ کامروپ وغیرہ۔ ملکوں میں خوب سیر کی۔ اور زندگی کے آخری ایام میں ملک کشمیر میں گیا۔ اور وہاں پنڈتوں کو مباحثہ میں شکست دیکر وہاں سے بدری ناتھ کو تشریف لیگیا اور آخر کار کیدار ناتھ میں جا کر تیس برس کی عمر میں اس جہاں فانی سے ملک جاودانی کو رحلت کر گیا۔ شنکراچارج ایک بڑا بھاری اسکالر تھا۔ اُس نے۔ شاریرک بھش یعنے بدانت کی تفسیر۔ وشو پنی شد بھشیا یعنے دس اوپنی شد کی تفسیر۔ شو تا شو سروپ نشد بھش۔ اور بھگوگیتا بھش تصنیف کیا۔ اس کے علاوہ موہ مدگر نام کتاب بھی ان کی ہی تصنیف کہتے ہیں۔ شنکراچارج کو اُن کے چیلے شو کا اوتار مانتے ہیں۔ اِس سبب سے اُن کی سوانح عمریوں میں بہت سی کہانیاں اس کے بارے میں رقم ہیں +

شنکراچارج کے چار بڑے چیلے تھے ان کے نام پدم پاد۔ ہستا ملک منڈن۔ اور تو تک ہیں۔ اِن چار چیلوں کے پھر دس چیلے تھے۔ اور اِن دس چیلوں کے نام سے دس فرقے قایم ہوئے۔ اکثر شیو سنیاسی لوگ انہیں دس فرقوں میں تقسیم ہیں۔ اور کلی طور پر دس نامی کہلاتے ہیں۔ اِن دس فرقوں کے نام یہہ ہیں۔ تیرت۔ اشرم۔ بن۔ اورنیا۔ گری۔ پربت۔ ساگر سرسوتی۔ بھارتی۔ اور پوری۔ سنکر سوامی سے جو چار مٹھ قایم کئے تھے۔ اُن میں سے سرنگری مٹھ میں بھارتی اور سرسوتی کے۔ ساردا مٹھ میں تیرت اور اشرم کے گوبردہن مٹھ میں بن اور اورنیا کے۔ اور جوشی مٹھ میں گری۔ پربت اور ساگر کے چیلوں کا سلسلہ جاری رہا اب نیا تو قریب نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ ساگر اور پربت بھی بہت کم نظر آتے ہیں باقی فرقوں کے سنیاسی اب تک موجود ہیں +

اِن چار مٹھوں کے علاوہ اور بھی بہتیرے مٹھ جن کو اور لوگوں نے قایم کیا ہی نظر آتے ہیں۔ ہر ایک مٹھ کا ایک سر ہوتا ہی جو کہ مہنت کہلاتا ہی۔ مٹھوں میں شو اور دیوتاؤں کی مورتیں قایم ہیں۔ لوگ اِس جگہہ پر آ کر سنیاسی بنتے ہیں۔ ہر ایک مٹھ کے خرچ و اخراجات کے لئے زمین اور جایداد۔ ورثہ کے طرز پر دی گئی ہیں۔ اِن جایداد کا پورا اختیار مہنت کو ہی۔ بعض بعض مٹھوں کے مہنت راجوں کی مانند دولت مند ہیں اور اسی شان وشوکت سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ مثلاً سنگا ہین تارکشور کا مہنت +

اگر دس نامی سنیاسیوں سے سوال کیا جائے تو اُن میں سے بہتیرے اپنے کو نرگن برہم کا اُپاسک کہتے ہیں لیکن اُن کا بھبوت ملنا شیوؤں کا نشان اپنے پر رکھنا شو دوالے میں رہنا اور اپنے گورو شنکر سوامی کو شو کا اوتار ماننا۔ اِن سب باتوں سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ وے سب شو کے پرستار ہیں نہ کہ نرگن برہم کے۔ سو ہم بھی اُن کو شو فرقے میں شامل کرتے ہیں۔

اِن دس نامی سنیاسیوں سے بہت ہیں جو کہ صرف اِس نام سے مشہور ہیں اور اپنی رسم پر عمل نہیں کرتے اِن میں سے زیادہ تر لوگ بہت ہی جاہل ہیں۔ تیرتھوں میں پھرنے اور گانجا اور سلفا پینے کے سوا اور کوئی اُن کی زندگی کا مقصد نہیں ہی۔ بعض اپنی سانس روک کر جوگ سادھن کرتے ہیں بعض طرح بطرح اور کہیں ایک

چھپی چیزوں کو عمل میں لاتے ہیں - دس نامی لوگ بیراگیوں کی طرح لنگوٹی پہنتے ہیں - وے اپنے مردوں کو آگ میں جلاتے نہیں - لیکن قبر میں دفن کرتے یا پانی میں بہا دیتے - اس کو سرت ساودھی اور جل ساودھی کہتے ہیں دیکھو مہا زبان تنتر آٹھواں اُلاس -

دس نامی فرقوں میں سے بعض بعض بڑے بڑے پنڈت اور مصنف ہوئے ہیں - ان میں سے بعض بڑے ملکوں کی سیر کرتے رہے ہیں - مثلاً سنکر اچارج اپنے چیلوں کے ساتھ ہندوستان کے مختلف ملکوں میں سیر کرتا پھرا - اب بھی بہتیرے رامپور سے کیدرنگی اور کدار ناتھ - کیلاس پربت مان تالاب تک سیر کرتے پھرتے ہیں بعض بلوچستان کے ہنگلاہ تک چلے جاتے ہیں اور بعض اس سے بھی دور تک -

بی بی - رائے - ہمن

دینی خبریں

میتھوڈسٹ مشن کی سنٹرل کانفرنس نے جو بمقام لکھنؤ منعقد ہوئی پاسبانوں کی پرورش اور سلف سپورٹ کے لئے یہہ بندوبست کیا ہے کہ حساب کی کتابیں طیار کی جاویں اور کمال کوشش کیجاوے کہ ہر ایک مسیحی اور ہر ایک متلاشی سے چندہ لیا جاوے - ایک ایک سرکٹ کو چندہ بانٹ دیا جاویگا - اور جو مناد اپنے سرکٹ کا چندہ اپنے لوگوں سے نہ لیویں تو اُن کو پوری تنخواہ نہ ملے گی یعنے یہہ کہ اگر آدھا مقررہ چندہ لیا گیا ہے تو آدھی تنخواہ ملے گی +

اُسی کانفرنس نے تعلیم کے متعلق یہہ بھی انتظام کیا ہے یعنے ایک جنرل سکرٹری کل ہندوستان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق نئے قانون بنائے گئے ہیں -

---

گذشتہ ہفتے مس تھوبرن صاحبہ کے کالج کے لئے ایک ہزار ڈالر یعنے تین ہزار روپے ولایت سے آئے ہیں - اس موقعہ پر کالج میں روپیہ کی بڑی ضرورت تھی اور شکر کی بات ہے کہ خدا نے عین وقت پر روپیہ بھیجدیا - اس موقعہ پر اس بات کا ذکر کرنا کہ کسطرح سے یہہ روپیہ اس کالج کے لئے مفید ہے با موقعہ اور تسلی بخش ہے - ولایت میں ایک بوڑھیا بیوہ کے پاس کچھ زمین اُس کے گذارے کے لایق تھی - اُس بڑھیا کو جوانی میں تعلیم حاصل کرنے کا اچھا موقعہ ہاتھ نہ لگا تھا اگرچہ وہ علم حاصل کرنے کے لئے کوشش تو کرتی رہی مگر بار بار یہہ خیال اُس کے دل میں گذرا کہ اگر میں جوانی میں علم سیکھ سکتی تو اب کیسی آسانی ہوتی - اس حالت میں اُس نے اپنے دل میں ٹھان لیا کہ میں اپنا روپیہ جوانوں کی تعلیم کے لئے دونگی - جب ایک میم صاحبہ اُس کی ملاقات کے لئے گئی تو اُس نے کہا کہ میں نے بڑی کوشش سے کچھ روپے لکھنؤ کالج کے لئے بچائے ہیں - اور وہ سب روپیہ نکالکر اُس میم صاحبہ کے حوالے کردے - آخرکار اُس نے اپنی زمین بھی دیدی کہ اُس کی موت کے بعد اس کالج کو دیدی جاوے +

کلکتہ میں جو گونگے بہروں کا سکول کھلنے والا ہے اُس کے لئے سرمایہ جمع کرنے کے واسطے ایک کانسرٹ دیا جائیگا جس میں لیڈی ایلجن - وائسرائے - سر جارج اور لیڈی وائٹ بشپ آف کلکتہ تشریف لاویں گے - یہہ کانسرٹ مسٹر الیف - جے رو پریسیڈنسی کالج کے پرنسپل نے کیا ہے جنہوں نے عمارت وغیرہ بنوانے کے لئے ۵ ہزار روپیہ حاصل بھی کر لیا ہے +

پننگ کے سب مشنری چینی زبان کو سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں - ڈاکٹر وسٹ صاحب اُن کو یہہ زبان سکھا رہے ہیں - اب تک اُنہوں نے یوحنا کی انجیل آدھی ختم کر لی ہے +

چند مہینوں کا عرصہ گذرا کہ بنگال کے کسی بورڈنگ سکول میں لڑکوں کے درمیان خدا کی پاک روح کا کام شروع ہوا - اُنہوں نے بنگال کے ایک مسیحی اخبار میں ایک چٹھی لکھ بھیجی جس کا ترجمہ ہم ذیل میں شایع کرتے ہیں :

مہانندہ مورخہ ۵ اگست ۱۸۹۷ء

چونکہ ہمارا سکول زلزلہ کے باعث ٹوٹ گیا ہے اس واسطے ہم مہانندہ کو آ گئے ہیں - ہم یہاں بہت خوش ہیں - ہم بورڈنگ سکول کے لڑکے ہیں اور مسیحی گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں اگرچہ ہم مسیحی گھرانوں سے تعلق تو رکھتے تھے مگر خداوند یسوع مسیح کو نہیں جانتے تھے اب ہم خداوند کے نام کو مبارک کہتے ہیں ہم سب کے سب اُس کو جانتے ہیں اور اُس خوشی - سلامتی اور محبت میں رہتے ہیں کہ جو وہ دیتا ہے - ہمکو خداوند کا نام بہت میٹھا لگتا ہے - ہماری جانیں خداوند کے لئے پکارتی ہیں اب تک ہمارا خیال تھا کہ ہم لڑکے ہیں ہم دیندار نہیں ہو سکتے جب ہم بڑے ہو جاوینگے تو ہم دیندار بن جاویں گے اس لئے ہم خداوند کو نہیں جانتے تھے - اب ہمکو معلوم ہو گیا ہے کہ اگر شیطان لڑکوں کو گناہ کرنے کی ترغیب دیسکتا ہے تو خداوند لڑکوں کو پاک زندگی بسر کرنے کی طاقت بھی دیسکتا ہے ہم اپنے ہم عمر لڑکوں سے التجا کرتے اور خدا کے نام سے منت کرتے ہیں کہ وہ اُسی وقت سے خداوند کو قبول کریں - ہم سب لڑکے صبح اور شام اکٹھے ہوتے ہیں اور خداوند کی نسبت سیکھتے ہیں اور روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں ہمارے لئے دعا مانگو کہ ہم اُس محبت میں

[illegible]

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن۔ جنوری ۲۵۔ مشرقی معاملات کی نسبت اطمینان بخش تحریریں شایع ہوئیں ہیں جن سے یقین دلایا گیا ہے کہ کوئی سلطنت ملک گیری کا خیال نہیں رکھتی ہے اور اس واسطے جنگ کی نسبت کچھ بھی چرچا کرنا بے موقع ہے +

لنڈن جنوری ۲۵۔ قرار پایا ہے کہ شہزادی بیٹرس صاحبہ ملکہ معظمہ کی جانب سے زخمی سپاہیوں کو جو ہندوستان سے گئے ہیں مقام نیٹلی میں دیکھینگی اور ملکہ پھر اس کے بعد بذات خود اُن کو دیکھینگی +

لنڈن جنوری ۲۵۔ کل اُن ۴۴ کامیاب طالب العلموں میں سے جو بیرسٹری کے لئے مقرر ہونگے ۱۵۔ ہندوستانی ہیں +

بمبئی۔ جنوری ۲۶۔ کل وبا کی ۱۲۱ وارداتیں اور ۹۸۔ اموات ہوئی ہیں +

الہ آباد جنوری ۲۵۔ تبت والوں نے مقامی سرحدی افسروں کے پاس وہ تمام مال جو مسٹر سیویج لینڈر سے چھینا گیا تھا واپس کر دیا ہے۔ کوئی چیز بھی اُنہوں نے اپنے پاس نہیں رکھی ہے۔ اگرچہ اُس مال میں ایسی چیزیں بھی تھیں جن کی تبت والے بہت قدر کرتے ہیں +

لنڈن۔ جنوری ۲۶۔ اخبار ٹائمس کا شہر پیکن کا کارسپانڈنٹ کہتا ہے کہ روس کے وزیر نے چین کے وزیر کو اطلاع دی ہے کہ روس بھی اُن ہی شرطوں پر قرض دینے پر طیار ہے جن شرطوں پر انگلینڈ دینے کو راضی ہے اور فرانس کا وزیر اس کی تائید کرتا ہے +

لنڈن جنوری ۲۴۔ مسٹر کرزن نے مقام بولٹن میں اپنی تقریر میں کہا کہ ہماری گورنمنٹ ایک سفیر براہ راست شاہ مینلک کے پاس بھیجیگی + اُس نے یہہ بھی کہا کہ ہماری ہند کی سرحدی پالسی ملک گیری کے خیال سے نہ تھی بلکہ اس واسطے تھی کہ ہماری گرنمنٹ با امن قایم رہے +

بمبئی۔ جنوری ۲۷۔ کل ۱۲۸ واردات اور ۱۰۹ اموات ہوئیں +

پونا۔ جنوری ۲۶۔ تو پچی پیپر کی تحقیقات خون کے مقدمہ میں خاتمہ پر پہنچی۔ ملزم کا مقدمہ بمبئی ہائی کورٹ کے سپرد کیا گیا ہے +

لنڈن۔ جنوری ۲۷۔ لارڈ جارج ہملٹن نے اپنی چشوک کی تقریر میں بیان کیا کہ ہماری سرحدی پالسی آیندہ کے لئے یہہ ہوگی کہ گورنمنٹ تمام اپنی توجہ کو راستوں اور چوکیوں پر مبذول رکھیگی جن کی حفاظت اس امر کے لئے ضروری ہے کہ اوس ملک کو انگریزی اثر میں رکھے۔ جس کی وہ ذمہ دار ہے مگر اُن فرقوں پر جو وہاں بستے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو کوئی مداخلت نہ کیجاوے +

لارڈ موصوف نے یہہ بھی بیان کیا کہ وسط ایشیا میں انگلینڈ اور روس کا باہمی رشتہ قابل اطمینان ہے اور یہہ بھی ظاہر کیا کہ روس نے ابتک سرحدی حدبندی کی حفاظت کی نسبت اپنی ذمہ واری کو دیانت سے پورا کیا ہے +

لنڈن۔ جنوری ۲۷۔ برلن میں بیان کیا جاتا ہے کہ چین کے ایک ہجوم نے ایک جرمن سے جہازران کو جو مقام کیوچو میں ایک چوکی کی حفاظت کر رہا تھا۔ مار ڈالا۔ ایک بحری فوج کا دستہ اُس طرف روانہ کیا گیا ہے +

اس قتل کی تصدیق سرکاری طور پر کی گئی ہے +

کہتے ہیں کہ زار روس نے اپنے افسروں کی ایک خانگی مجلس میں کہا کہ مشرقی معاملات میرے دل پر سخت بار ہو رہے تھے خصوصاً معاملات جاپان مگر اب خدا کا شکر ہے کہ سب معاملہ صاف ہو گیا ہے +

پٹیالہ جنوری ۲۷۔ پٹیالہ میں سنگھ سبھا کا جلسہ ۳۱ جنوری کو ہونے والا تھا تاکہ اُن سکھ مقتولوں کی یادگار کے لئے چندہ جمع کیا جاوے جو مقام سارا گرہی میں مارے گئے تھے +

لنڈن۔ جنوری ۲۹۔ کارخانوں کے مالکوں اور انجنیروں کے درمیان راضی نامے پر دستخط ہو گئے اور کام پھر سے شروع کیا جاویگا +

لنڈن جنوری ۲۹۔ سینٹ پیٹرزبرگ میں مشتہر ہوا ہے کہ اگر یونان کے پرنس جارج کریٹ کا گورنر نہ ہوگا۔ تو روس کریٹ کے معاملات میں آیندہ کوئی سروکار نہ رکھیگا +

لنڈن۔ جنوری ۲۹۔ سلطان روم پرنس جارج کو کریٹ کا گورنر بناتے بالکل انکار کرتا ہے اور اصرار کرتا ہے کہ کوئی عثمانی رعایا میں سے وہاں کا گورنر ہونا چاہئے +

کلکتہ۔ جنوری ۲۸۔ مالاکنڈ میں بالکل امن و امان ہے۔ ۳۱ ویں پنجاب انفنٹری مالاکنڈ میں عارضی طور پر رہیگی اور فوجیں پشاور کو واپس ہونگی +

بمبئی جنوری ۲۹۔ ناسک کے قریب مقام سنار میں جمعرات کی شام کے چار بجے ایک ہنگامہ ہوا۔ ایک ہسپتال اسسٹنٹ جو پلیگ ڈیوٹی پر تھا مارا گیا۔ بلوائیوں نے تار کاٹ ڈالے اور پوسٹ آفس میں تار کے آلات توڑ ڈالے۔ چند پولس کے سپاہی وہاں بھیجے گئے ہیں +

لنڈن۔ جنوری ۲۹۔ اخبار ٹائمس کا پیکن شہر کا کارسپانڈنٹ بیان کرتا ہے کہ چین نے رائے پیش کی ہے کہ آدھا قرضہ روس سے اور آدھا انگلستان سے اُن کی اپنی اپنی شرطوں پر لیا جاوے +

+ + +

مَضَامِینِ مُفِیدُ المُبتدِین

مسیحی مُلکوں کے خیراتی کارخانوں کے بیان میں

اکثر مسیحی ملکوں میں بہت سے خدا پرست لوگ ہر ج لوگوں کی بھلائی کرنے کی فکر میں رہا کرتے ہیں اور ہمیشہ نئی نئی تدبیریں سوچا کرتے ہیں جس سے اُن کے ملک کے غریب دکھیوں کو آرام ملے - دولتمند لوگ اپنی دولت اِس کام میں خرچ کرتے ہیں اور جن کے پاس دولت نہیں ہے وہ اپنا زور اور اپنا وقت صرف کرکے محنت کرتے ہیں کہ اُن کی تدبیریں جاری ہوں - ان ملکوں کے ہر بڑے بڑے شہروں میں شفاخانے یعنی ہسپتال ہوتے ہیں جہاں غریب روگیوں کو اچھی دوائیں اور نوکر چاکر اور عمدہ کھانے مفت ملا کرتے ہیں - ہر ہر شخص کو ایک سُتھرا بچھونا ملتا ہے اور اُن کے بچھونوں پر کی چادریں ہفتے میں دو بار بدلی جاتی ہیں تاکہ اُن کا بستر میلا نہ ہونے پائے - نوکر جو کہ ولایت میں عورتیں ہوتی ہیں بڑی مہربانی اور دلدہی کے ساتھ اُن کی خدمت کرتی ہیں - پادری صاحب بھی موجود رہتے ہیں تاکہ اُن کو مذہب کی تعلیم دیں اُن کے لئے خدا کا کلام پڑھیں اور دعا مانگیں +

اِن ملکوں میں ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں لاوارث لڑکے کھلائے پلائے اور پڑھائے اور کام سکھائے جاتے ہیں - جب وہ جوان ہوتے ہیں تو اُن کو نوکریاں مل جاتی ہیں اور وہ اکثر دیندار نکلتے ہیں اور اُن کی ذات سے بڑا فائدہ ہوتا ہے - پھر ایسے مدرسے بھی ہیں جہاں ایسے لڑکے تعلیم پاتے ہیں جو بالکل چیتھڑوں سے لدے رہتے ہیں - اور جن کے ماں باپ شرابی اور چور اور ایسے بدذات ہوتے ہیں کہ اپنے بچوں کی مطلق فکر نہیں کرتے اُن سے گلی گلی بھیک منگواتے ہیں اور اگر اُنہیں کھانے کو یا شراب کے لئے پیسہ نہ ملے تو اُن لڑکوں کو مارتے ہیں - ایک رحمدل صاحب نے یہہ دیکھ کر کہ لنڈن شہر کی گلیوں میں بہت سے ایسے لڑکے مارے مارے پھرتے ہیں اُن پر ترس کھا کے اِس بات کی فکر میں ہوئے کہ کس طرح سے اُن کو فائدہ پہنچائیں اور آخر میں یہہ نتیجہ نکلا کہ ایک مدرسہ ایسے لڑکوں کے لئے مقرر ہوا اور اُس کا نام چیتھڑیا مدرسہ پڑا - جب اس طرح کے لڑکے جمع کئے جانے لگے تو اُن کو سکھلانا بہت مشکل ہوا لیکن وہ رفتہ رفتہ اپنے اُستادوں کو پیار کرنے لگے - ایک لڑکا دوسرے کو لایا یہانتک کہ وہ جگہہ بالکل بھر گئی بعد اس کے اور اور جگہوں میں بھی ایسے مدرسے قایم ہوئے یہاں تک کہ اس قسم کے مدرسے بہت ہو گئے اور اُن سے بڑے بڑے فائدے ہوئے - جو کچھ یہہ لڑکے مدرسہ میں سُنتے اُس کو گھر میں آکے بیان کرتے اور اس طرح پر اُن لڑکوں کے شریر ماں باپوں کو بھی اِن مدرسوں سے فائدہ پہنچا - ایک چھوٹی لڑکی کے باپ نے کہا کہ جب سے میری لڑکی مدرسے جانے لگی ہے تب سے جب تک میں ہر روز صبح کو اُس کے ساتھ بندگی نہیں کر لیتا ہوں تب تک مجھے چین نہیں لینے دیتی - اِن مدرسوں میں بہت سے صاحب اور میم صاحبہ بےتنخواہ لڑکوں کو پڑھاتے ہیں اکثر لوگ اُن لڑکوں کی پرورش کے لئے بہت سے روپئے دیتے ہیں +

بہت سے ملکوں میں ایسی بھی جگہیں ہیں جہاں مجرم لڑکے تعلیم پاتے ہیں اور اُن کو ریفارمی ٹوریز یعنی اصلاح گھر کہتے ہیں - یہہ جگہیں کسی قدر قیدخانوں کی مانند ہوتی ہیں - اور جو لڑکے کہ وہاں بھیجے جاتے ہیں وہ کبھی باہر نکلنے نہیں پاتے - لیکن اُن کے ساتھ بہت اچھی طرح سے سلوک کیا جاتا ہے اور وہ خوب پڑھائے لکھائے جاتے ہیں - وہاں کے قانون بہت سخت ہوتے ہیں - اور اگر وہ اُن پر عمل نہ کریں تو سزا بھی خوب پاتے ہیں - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے نکھٹ لڑکے اُس جگہہ میں برسوں تک رہنے اور اچھی تعلیم پانے کے سبب سے سدھر جاتے اور بہت اچھے آدمی نکلتے ہیں +

پھر اکثر ملکوں میں بڑے بڑے گھر بنے ہوتے ہیں جہاں چھوٹے چھوٹے بچے پائے جاتے ہیں جن کے ماں باپ ایسے بد ہوتے ہیں کہ اُن کی مطلق خبر نہیں لیتے - اِن گھروں میں بہت سی رحمدل دائیاں نوکر ہوتی ہیں جو ان بیچارے بچوں کی بڑی خبرداری کرتی ہیں +

بعض بعض ملکوں میں ایسے بھی گھر ہیں جہاں چھوٹے بچوں کی خبر لی جاتی ہے جبکہ اُن کی مائیں اپنے روزگار کے کام میں لگی رہتی ہیں - ایسی مائیں صبح کے وقت اِن بچوں کو اس مقام میں لے آتی ہیں اور اُنہیں وہاں چھوڑ کر اپنے کام پر چلی جاتی ہیں اور پھر شام کو لوٹتے ہوئے اُن گھروں کو تھوڑے سے پیسے دے کر اپنے بچوں کو اپنے ساتھ گھر لے آتی ہیں - اِسیطرح بہت سی غریب عورتوں کے لڑکوں کی جو اپنے پیشے میں لگی رہتی ہیں اچھی طرح سے حفاظت ہوتی ہے اور وہ اکیلے روتے پھرنے اور چوٹ چاٹ سے بچے رہتے ہیں - سوا اُس کے اور بھی بہتیری تدبیریں ہیں جن سے دیندار لوگ اپنی مصیبت زدہ ہمجنسوں کی بھلائی کرتے ہیں - خدا اُن کے دل میں یہہ ارادہ پیدا کرتا ہے اور اُن کے دلوں کو نرم کر دیتا ہے کہ اُن پر جو مصیبت میں ہیں ترس کھائیں +

غور طلب

اور جب یسوع نے جماعتوں کو دیکھا اُس کو اُن پر رحم آیا کیونکہ وے اُن بھیڑوں کی مانند جن کا چرواہا نہ ہو عاجز اور پریشان تھیں - تب اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ پکے کھیت تو بہت ہیں پر مزدور تھوڑے - اِس لئے تم کھیت کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنے کھیت کاٹنے کے لئے مزدوروں کو بھیج دیوے +

بمبئی جنوری ۲۹- کل اس جگہہ وبا کا بڑا زور تھا- ۱۶۲ واردات اور ۱۳۱ اموات ہوئیں +

پونا جنوری ۳۰- مسٹر رینڈ کا قاتل دمودر ہری چیگار کا مقدمہ سشن جج کی پیشی میں کل گیارہ بجے کے لئے رکھا گیا ہے +

کلکتہ کے آرچ ڈیکن پادری ڈبلیو مکارتھی نے ۴۴ برس کی خدمت کے بعد کلکتہ شہر کو اب آخری دفعہ چھوڑ دیا ہے +

پچھلے زلزے سے جو کھاسی اور جنتیا اور پہاڑیوں پر آیا ویلش کیلونسٹک میتھوڈسٹ کا بارہ ہزار پونڈ سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے- اُس کے علاوہ مشنریوں کا ذاتی نقصان بھی بہت ہوا ہے +

وفات ہم افسوس سے خبر دیتے ہیں- کہ ڈاکٹر الیشع سویفٹ صاحب جو کہ پادری- ای- پی- سویفٹ صاحب (جنھوں نے کہ اپنی ساری عمر یو- پی- مشن میں پادری کے عہدہ پر ہوکر کاٹی-) کے فرزند جنھوں نے کہ میڈیکل کالج لاہور میں علم ڈاکٹری کو تحصیل کیا تھا- اور مظفر نگر میں ماہ ستمبر ۱۸۹۷ء میں آکر ایک پرائیویٹ ڈسپنسری فائدہ عام کیواسطے کھولی تھی- بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۹۸ء بروز پیر بوقت گیارہ بجے دن کے اس جہان فانی سے ملک عدم کو کوچ کر گئے

(فریڈرک صموئیل آرپلی مشن)

مظفر نگر

ناظرین نورافشاں کو واضح ہو کہ بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۸۹۸ء کو بدست جناب پادری اے- این- سکاٹ صاحب کے ۲۵ آدمیوں نے جس میں لڑکے اور لڑکیاں بھی تھیں- میکنائٹ میموریل چرچ میں بپتسمہ پایا- ناظرین نورافشاں سے عرض ہے کہ اِن نومرید عیسائیوں کے واسطے دعا کریں- تاکہ وے ایمان میں مضبوط اور قایم رہیں +

الراقم

فریڈرک صموئیل- آرپلی مشن- مظفر نگر

مسیحی محبت میں مکرم بھائی واعظ صاحب

نیاز بے اندازا آگی پیاری پیاری جس سے آنے بطلب اشعار توصیف آہی دو پرچوں میں معائنہ ہوکر ایسا دل لبھایا کہ شوق کے منہہ میں پانی بھر آیا- نہایت تخیر و میز کے ساتھ آرزو ہے کہ کچھ سیدھے سادے طور کے چند اشعار جو توصیف آہی و جلال و احتشام خداوند مسیح کے بارہ میں عرض کئے ہیں خدمت عالی میں بامید تشیع بھیجکر شرف اندوزی حاصل کروں اور اس بحر فیض سے چند قطرات زلال حاصل کروں- اِلا آپنے قیام قدوم میمنت لزوم سے آگاہ نہیں فرمایا کہ کسجگہہ اشعار بھیجے جاویں- ترصدکہ عجل العجل مطلع فرماویں ورنہ پرچہ نورافشاں میں مفصل پتہ جائے سکونت کا ابراز فرماویں +

آپ کا شوق آگین مسٹر سلوا ڈور کیبریل پنشنر ضلع منٹگمری سابق نائب تحصیلدار +

اشتہار

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ۱۷ مارچ ۱۸۹۸ء و ایام مابعد کو اسباب مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاوے گا- اور نیلام ہر روز صبح کے آٹھ بجے شروع ہوا کریگی اقسام لاٹ یعنے اسباب خرید کردہ تاریخ فروخت سے اندر میعاد ایک ماہ کے اُٹھائے جانے چاہیئے- ورنہ ڈیمرج یعنے ہرجانہ دینا پڑے گا اور بشرح ایک پائی فی من یومیہ کے حساب سے وصول کیا جاویگا +

تفصیل اسباب

اسباب پرانے مشتمل بر ریل- نال- ودھرے شہتیری ودیگر اقسام- لوہا پرانہ مشتمل بر ریل- پہیہ چادری ٹکڑے ودیگر اقسام وغیرہ پیتل پرانا و نیز کئی ایک ٹن رسیاں کہنہ وغیرہ وغیرہ +

۱۴ جنوری ۱۸۹۸ء

جارج- ہالی- چیف سٹور کیپر- لاہور
این- ڈبلیو- ریلوے-

ضرورت

ایک اینگلو ورنیکولر جونیر سند یافتہ اُستاد جو قدرے انگریزی کی واقفیت رکھتا ہو انبالہ چھاؤنی کے مشن کے مڈل سکول میں علم ہندسہ پڑھانے کے لئے درکار ہے تنخواہ ۲۰ روپے ماہوار- درخواست کرو +

بنام- منیجر صاحب- مشن سکول انبالہ چھاؤنی

ضرورت

ایک دیسی مسیحی لیڈی کی دہرہ دون کی لڑکیوں کے سکول کے لئے ضرورت ہے- نارمل سکول کی سند یافتہ کو ترجیح دی جاویگی- ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرو +

مس- ایس- ایم- ویری صاحبہ پرنسپل ڈیرہ گرلز سکول

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پرانی لوہے کی ریلیں

لمبائی- چوڑائی- نرخ اور سپلائی کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر- این- ڈبلیو- آر- لاہور سے خط و کتابت کرو +

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . . عہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . . . . . عاؔ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . . عاؔ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . . . . . للعہ
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ- . . . . . . سے
بغیر ضمیمہ- . . . . . . عاؔ

پادری اے- ایچ- یونگ صاحب اڈیٹر و منیجر نورافشاں کیواسطے- امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم والکی کے اہتمام سے چھپا